فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ”ڈیلی الفضل ربوہ“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. NO. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
یوم جمعہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے
۱۶ شوال ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۳ امان ۱۳۴۱ ہش | ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء | نمبر ۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

بالائی سندھ میں دنیا کے سب سے بڑے زیرِ زمین آبی ذخیرہ کی دریافت

طاسِ سندھ کے تمام دریاؤں کے سالانہ اخراج سے دس گنا پانی

لاہور ۲۲ مارچ۔ مغربی پاکستان میں زیرِ زمین آبی ذخیروں کے عظیم ترین وسائل کا سراغ لگایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان اور امریکہ کے ماہروں نے بالائی سندھ کے علاقہ کا سروے کرنے کے بعد جو تخمینے پیش کئے ہیں۔ ان کے مطابق مغربی پاکستان کے بالائی علاقہ میں ایک ارب نوے کروڑ ایکڑ فٹ پانی کے ذخیرے ہیں — یہ ذخیرے قابلِ استعمال پانی پر مشتمل ہیں۔ جو مقدار کے اعتبار سے دریائے سندھ اور اس کے تمام معاون دریاؤں کے مجموعی سالانہ اخراج سے دس گنا ہیں۔ ذخیرہ کا سالانہ اخراج ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ایکڑ فٹ ہے بتایا گیا ہے کہ علاقے کے مختلف حصوں میں پانی کی کوالٹی میں کچھ فرق ہے۔ اس لئے اسے نہری پانی سے ملانے کے بعد ہی استعمال کیا جائے گا۔

یہ ذخیرے پاکستان کے لئے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ کیونکہ مغربی پاکستان میں ایسی جگہ کی بڑی قلت ہے جسے پانی کے ذخیروں کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ ان ذخیروں کا مطلب یہ ہے کہ سارے مغربی پاکستان میں زیرِ زمین پانی کے وسیع ذخیرے ہیں جنہیں ٹیوب ویلوں کی مدد سے کسی قسم کی دقت کے بغیر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ مطلوبہ تعداد میں ٹیوب ویل لگانے سے صوبہ میں سیم اور تھور کی مصیبت کو بھی روکا جا سکتا ہے۔ جو تیزی سے ملک کی زرعی زمین کو بے کار کر رہی ہے۔

اہلِ لاہور کی طرف سے مسز کینیڈی کا پُرجوش استقبال

فضائی اڈہ سے گورنمنٹ ہاؤس تک کئی ہزار افراد کا اجتماع

لاہور ۲۲ مارچ۔ امریکہ کی خاتونِ اول مسز جیکولین کینیڈی پاکستان کے چھ روزہ دورے پر کل لاہور پہنچیں۔ تو آپ کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ آپ نئی دہلی سے صدر ایوب کے خاص طیارے میں تشریف لائی تھیں۔ ہوائی اڈے پر صدر ایوب گورنر ملک امیر محمد خان امریکی سفیر میکناگی اعلیٰ شہری اور فوجی افسروں امریکی باشندوں گرل گائیڈز بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور ممتاز شہریوں نے آپ کا استقبال کیا۔ کل صبح سے مطلع ابر آلود تھا لیکن معزز مہمان کی آمد سے تھوڑی دیر قبل مطلع صاف ہو گیا مسز کینیڈی کا طیارہ وقت مقررہ سے چند منٹ تاخیر سے پہنچا۔ ہزاروں شہری وقت سے کافی دیر پہلے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے تھے۔ سب سے پہلے صدر ایوب نے آپ کا استقبال کیا۔ مسز کینیڈی نیلے رنگ کا کوٹ پہنے

(باقی صفحہ ۸ پر)

محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی قادیان سے تشریف آوری

ربوہ ۲۲ مارچ۔ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان جو نیپال ہوتے ہوئے کل مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۲ء کو ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر قادیان سے ربوہ تشریف لائے۔ آپ یہاں چند روز قیام فرمائیں گے۔

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ملک غلام نبی صاحب اور عبد الحمید صاحب ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۲۲ مارچ۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب اور مکرم عبد الحمید صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونی ممالک تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء کو صبح خیبر ایکسپریس سے کراچی تشریف لے گئے۔ ریلوے سٹیشن پر مقامی احباب نے بہت کثیر تعداد میں جمع ہو کر ہر دو مجاہدین کو پُرخلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدین کو بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچائے اور حصولِ مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔ آمین

اہلِ ربوہ سے ضروری گزارش

سب احباب کو الفضل کے اعلانات سے علم ہو گیا ہو گا کہ ربوہ میں مکھیوں اور مچھروں کے انسداد کے لئے مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۲ء سے ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء تک ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے۔ مگر اس کی کما حقہ کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ ربوہ کا ہر فرد مرد و عورت اور بچہ اس طرف سنجیدگی سے توجہ دے۔ اور اپنی رہائش کی جگہ کے قریب کوئی گندگی نہ رہنے دے۔

قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ

کانو نائیجیریا میں احمدیہ ہسپتال کا افتتاح

کانو سے مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ وہاں مورخہ ۱۸ مارچ کو احمدیہ مسلم ہسپتال کا افتتاح کیا گیا۔ جس میں جماعت کے احباب کے علاوہ شہر کے سرکردہ احباب نے بھی شرکت کی۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کا وہاں پر جاری ہونا ملک اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور یہ ہر لحاظ سے مفید ثابت ہو۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

تعطیل: مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ”یوم پاکستان“ کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۴ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہو گا (مینیجر الفضل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ - مارچ ۶۲ء

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

ایک مغربی دانشمند نے کہا ہے کہ واحد خدا پر ایمان رکھنا اتنا ضروری ہے کہ اگر بالفرض خدا تعالیٰ کا حقیقتاً کوئی وجود نہ بھی ہو تو ایک خدا کے وجود کو فرض کر لینا چاہیئے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری زندگی کے ایسے پہلو بھی ہیں کہ جن کی موجودگی اللہ تعالیٰ کے وجود کو چاہتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے بغیر وہ پہلو تشنہ رہتے ہیں اور زندگی کی تکمیل ان کے بغیر ہو نہیں سکتی۔

مغربی دانشمند کا یہ قول بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی ایک دلیل ہے جو ہر ایک کی عقل میں آ سکتی ہے ظاہر ہے کہ زندگی کی تکمیل کے لئے اگر ایک فرضی خدا کے وجود کی ضرورت ہے تو اس کا وجود حقیقت میں بھی ضرور ہونا چاہیئے ورنہ اسکے وجود پر ایمان لائے بغیر زندگی میں جو خلا رہ جاتے ہیں ان کی کوئی معقول توجیہہ نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً اگر کسی مشین کو چلتا رکھنے کے لئے ایک پرزے کی ضرورت ہے اور اس کے بغیر مشین صحیح کام نہیں دے سکتی جب تک اس پرزے کے نہ ہونے سے جو خلا رہ جاتا ہے اس کو پُر نہ کیا جائے ایسی مشین تمام کی تمام نکمی ہے۔ ایک مشین جو بجلی کی طاقت سے چلائی جا سکتی ہے۔ اگر بجلی نہ ہو تو اس کا چلنا ناممکن ہے اس لئے مشین سے کام لینے کے لئے حقیقی بجلی کا وجود لازمی ہے۔ اسی طرح زندگی کے وہ خلا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بغیر پُر نہیں ہو سکتے۔ اس وقت تک پُر نہیں ہو سکتے جب تک ایک زندہ حقیقی خدا موجود نہ ہو اور زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔

ہر ایک انسان اطمینان قلب چاہتا ہے۔ اس کی تمام جد وجہد جو وہ اپنی زندگی میں کرتا ہے اسی لئے ہوتی ہے کہ اس کی تسکین ہو اس کو اطمینان قلب حاصل ہو مثلاً وہ کھانے کا سامان اس لئے مہیا کرتا ہے کہ اس کی بھوک دور ہو۔ پانی اس لئے پیتا ہے کہ پیاس بجھ جائے۔ اسی طرح وہ اپنی زندگی کے مختلف تقاضے پورے کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنے تمام مادی اور فطری مطالبات کے لئے ضروری اور موزوں سامان بہم پہنچاتا ہے اور اس طرح ان تقاضوں اور مطالبات کے متعلق تسکین حاصل کرتا ہے۔

اس کے باوجود کہ وہ اپنی مادی ضروریات کو پورا کرنے اور مادی فطری تقاضوں کی تسکین دینے کے لئے وافر سامان مہیا کرتا ہے اس کو حقیقی اطمینان حاصل نہیں ہوتا چنانچہ آج جب علوم و فنون کی ترقی مغربی دنیا میں نہایت اونچے معیار پر پہنچ چکی ہے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی تمام نعمتیں ان کے لئے موجود ہو گئی ہیں۔ پھر بھی خود یہ مغربی لوگ چیخ اٹھے ہیں کہ ان سامانوں کی فراوانی کے باوجود اطمینان قلب ان کو نصیب نہیں۔

دور جانے کی ضرورت نہیں ہم اپنے ماحول ہی میں دیکھتے ہیں کہ بعض انسان باوجود بظاہر بڑے ٹھاٹھ کی زندگی گذارنے کے باطنی طور پر نہایت دکھی ہوتے ہیں آپ کسی متمول انسان سے جس کو بظاہر ہر دنیوی سامان وافر حاصل ہو پوچھ کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کو نہ صرف حقیقی اطمینان ہی حاصل نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ دکھی سمجھتا ہے۔

حقیقی اطمینان کی تعریف قرآن کریم کے الفاظ میں یہ ہے کہ "لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون" یعنی ان لوگوں کے دل میں کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ ان کو رنج و غم ہوتا ہے۔ اب آپ غور فرمایئے کہ دنیا میں ایسے انسان کہاں ہیں جن کو کبھی کوئی خوف نہ رہے جن کو کبھی کوئی رنج و غم نہ ہو۔

قرآن کریم نے یہ ان لوگوں کی صفت بیان کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو جاتے ہیں جو اس کے احکام پر چلتے ہیں۔ حقیقی اطمینان قلب انہیں لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ زندگی کے لاکھوں سامان موجود ہوں۔ دنیا کی ہر ایک نعمت حاصل ہو لیکن جب تک ایسا اطمینان قلب حاصل نہ ہو جس پر قرآنی اطمینان قلب کی تعریف چسپاں ہو سکے کہہ نہیں سکتے کہ وہ خوف اور رنج و غم سے مبرا ہو گیا ہے۔

دراصل یہی بات ہے جو اس مغربی دانشمند نے کہی ہے کہ جب تک ایک واحد خدا پر ایمان نہ ہو انسان حقیقی اطمینان قلب حاصل نہیں کر سکتا۔ اس قول کی تصدیق تاریخی طور پر بھی ہوتی ہے۔ آج تک کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی نہیں ہوا جس نے یہ دعوے کیا ہو کہ اس کو اطمینان قلب حاصل ہو گیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جتنے سامان زندگی فراواں ہوتے ہیں اتنا ہی اطمینان قلب مفقود ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہزاروں لاکھوں ایسے خدا پرستوں کی مثالیں تاریخ انسانی میں مل سکتی ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کو اطمینان قلب نصیب ہے۔ ان کو کوئی خوف اور رنج و غم نہیں رہا حالانکہ ظاہری سامانوں کے لحاظ سے وہ بالکل مفلس تھے۔ ان کو کھانے کے لئے گھاس اور پہننے کے لئے چیتھڑے بھی نصیب نہیں تھے۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا کی دولتوں پر لات مار دیتے تھے کوئی امیر اگر ان کو دولت بھیجتا تو اس کو لوٹا دیتے یا لیکر خیرات کر دیتے اور اپنے پاس ایک پیسہ بھی نہ رکھتے۔ وہ صرف یاد خدا میں اطمینان قلب کی نعمت پاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الذین اٰمنوا وتطمئن
قلوبھم بذکر اللہ الا
بذکر اللہ تطمئن القلوب

(سورۃ رعد ۲۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خیال رکھیں اور ہر کام کرتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مدنظر رکھیں تو خواہ ہم بظاہر کتنے ہی ظاہرا خطرات کے طوفانوں میں سے گذر رہے ہوں ہمارے دل میں اطمینان کی دولت موجود ہو گی ہمیں وہ خطرات بے بنیاد ہوا محسوس ہوں گے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حق کے قیام کے لئے کھڑے ہوتے ہیں وہ دنیا کی بڑی سی بڑی شیطانی طاقت سے بھڑ جاتے ہیں اور باوجود کمزور ہونے کے مصیبتوں کے پہاڑوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتے ہیں۔

میدانِ بدر میں یہی معجزہ ہوا تھا۔ ادھر ہزاروں بُت پرست دولت اور سامانوں کی فراوانی میں مست تھے ان کے مقابلہ میں صرف ۳۱۳ مومن تھے جن کے دل حقیقی اطمینان سے بھرے ہوئے تھے جنکو ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقریر میں جو الفضل ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۶۲ء (مسیح موعود نمبر) میں شائع ہوئی ہے فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون (حٰمٓ سجدہ ع ۴) یعنی وہ لوگ جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور پھر مخالفتوں کے باوجود اپنے اس ایمان پر قائم رہتے ہیں اور صبر اور استقامت سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان پر اترتے ہیں اور وہ انہیں خوشخبری دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم اپنے گذشتہ مصائب پر کسی قسم کا خوف مت کھاؤ اور نہ آئندہ کے لئے کوئی غم کرو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور تمہاری مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ پھر اسی دنیا کا سوال نہیں بلکہ ہم تم کو یہ بھی خبر دیتے ہیں کہ اگر ان کشمکش اور تکلیف کے دنوں میں تمہیں موت آگئی تو تمہاری موت بھی بڑی خوشی کا موجب ہو گی اور تم جنت میں داخل کئے جاؤ گے"۔

(الفضل ۲۱/۳/۶۲ صفحہ ۱۲)

تبصرہ

سیرت احمد (باتصویر)

(مؤلفہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری)

زیر نظر کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۲۶ جلیل القدر اصحاب کی ایمان افروز غیر مطبوعہ روایات پر مشتمل ہے۔ یہ روایات مولف نے سنہ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت اپنے الفاظ میں قلمبند کی تھیں اور اب پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہیں۔

تمام روایات نہایت ایمان افروز ہیں اور تربیتی و اصلاحی لحاظ سے اس قابل ہیں کہ تمام احمدی گھرانوں میں اسے زیر مطالعہ رکھا جائے۔ چار عدد تصاویر سے مزین ہے اور ۲۹۲ صفحات پر مشتمل ہے وسیع اشاعت کے پیش نظر قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ایک روپیہ پچاس پیسے اور اعلیٰ کاغذ کی دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔ احباب دفتر الفرقان گولبازار ربوہ سے اور مؤلف کے مکان واقع محلہ دار النصر ربوہ سے حاصل

۲۳ مارچ کا تاریخی دن ـــ اور ـــ اس کی دو اہم خصوصیات

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد اور قیام پاکستان کے لئے جد و جہد کا آغاز

(شیخ خورشید احمد رکن ادارۂ الفضل)

بعض زندۂ جاوید دن

زندگی کی کشمکش میں ایک دن کی بظاہر کتنی معمولی ہوتی ہے! ہر دن جو آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ وہ اپنے گزرنے کے ساتھ ہی اپنی یاد بھی ہمارے دل سے محو کر جاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے ماہ و سال کے کارواں کی گرد میں روپوش ہو جاتا ہے۔

لیکن بعض دن ایسے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ کی مشیئت خاص اہمیت و عظمت بخش دیتی ہے۔ تب انہیں ایک ایسی خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے جو انہیں حیات دوام کا مرتبہ بخش دیتی ہے۔ نسلوں کے بعد نسلیں آتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں۔ قوموں کے بعد قومیں آتی ہیں اور ایک معین عرصہ تک خراج تحسین حاصل کرنے کے بعد نابود ہو جاتی ہیں۔ تہذیب و تمدن کے بڑے بڑے ایوان بلند ہوتے ہیں۔ اور پھر پیوند خاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسے دنوں کی یاد جنہیں اللہ تعالےٰ کوئی غیر معمولی اہمیت بخش دے یا وہ کسی خاص الٰہی نشان کے مظہر ہوں ایک غیر معمولی عظمت کے ساتھ برابر قائم رکھی جاتی ہے۔ اور گردشِ زمانہ کا کوئی دور اسے مٹا نہیں سکتا۔

اسی قسم کے زندۂ جاوید اور یادگار دنوں میں سے ایک ـــ ۲۳ مارچ کا تاریخی دن بھی ہے۔

۲۳ مارچ کی دو اہم خصوصیات

اس تاریخ کو دو نمایاں اور اہم خصوصیتیں حاصل ہیں اور یہ دونوں خصوصیتیں اسلام کی ترقی اور سربلندی کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہیں ـــ پہلی خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس تاریخ کو اللہ تعالےٰ نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد رکھی اور دوسری خصوصیت اس دن کو یہ حاصل ہے کہ اس تاریخ کو مسلمانوں نے پاکستان یعنی دنیا میں سب سے بڑی اسلامی مملکت قائم کرنے کے لئے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا۔

آج سے ٹھیک ۷۳ برس قبل ـــ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم اور منشاء کے ماتحت جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی مقدس جدوجہد کا آغاز فرمایا۔

تحریک احمدیت کے قیام کے ٹھیک اکاون برس بعد اسی تاریخ کو یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور کے مقام پر قائداعظم کی راہنمائی میں قرارداد پاکستان کے ذریعہ قیام پاکستان کی جدوجہد کا آغاز کیا گیا۔ اس جدوجہد کا نقطۂ مرکزی بھی مسلمانوں کی آزادی اور ان کی ترقی اور فارغ البالی تھا۔

گویا اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص مشیت کے ماتحت جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل ممکن نہیں مسلمانوں کی روحانی زندگی اور ان کی مادی ترقی کا آغاز ایک ہی تاریخ کو فرمایا۔ جو گویا اشارہ تھا اس امر کی طرف کہ یہ دونوں تحریکیں آپس میں گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ وہ پہلو بہ پہلو بڑھیں گی اور پھلے پھولیں گی۔

احیائے اسلام کی بنیاد

آج سے بہتر برس قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جب اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے سلسلہ بیعت کا آغاز فرما کر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ تو آپ نے دس شرائط بیعت کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد کو واضح فرمایا۔ اور ہر بیعت کنندہ سے یہ اقرار لیا کہ وہ ان شرائط بیعت کی پابندی کریگا۔ ان شرائط میں سے دو شرطیں یہ تھیں کہ بیعت کرنے والا

(۱) ”دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔“

(۲) ”قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔“

یہ شرائط بتاتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت فقط یہ تھی کہ دنیا میں اسلام کی عزت و شوکت کو قائم کیا جائے۔ اور قرآن پاک کے احکام اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنایا جائے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ یہی وہ دو امور ہیں۔ جو گویا احیائے اسلام کے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہی امور کو الہام الٰہی میں بھی واضح کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ الہام ان کی بعثت کا جو مقصد بتایا وہ یہ ہے کہ

یُقیم الشریعۃ و یُحیی الدین

(تذکرہ ص۳۵۱)

یعنی اے مسیح موعود! تیری بعثت کی غرض و غایت فقط یہ ہے کہ تو اور تیری جماعت شریعت اسلامیہ کے تمام احکام کو عملی طور پر دنیا میں قائم کر دے۔ اور اس طرح دین اسلام کو زندہ کر دکھلائے۔

سلسلۂ بیعت کے اغراض و مقاصد

حضور نے سلسلہ بیعت سے قبل ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار لدھیانہ ہی کے مقام سے شائع فرمایا جس میں بیعت کے اغراض و مقاصد کو واضح کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کس غرض سے قائم کی جا رہی ہے۔ اس اشتہار میں حضور تحریر فرماتے ہیں:-

”یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ بہ برکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آج اسلام کیلئے خوشی کا دن ہے

”آج اسلام کیلئے خوشی کا دن ہے کہ معمورۂ عالم میں کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ اپنی روشن ہدایتوں اور عملی سچائیوں کے ساتھ زندہ نشانات اور زندہ برکات کا ایک زبردست معجزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے جس کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں۔ یہ بات کہ اسلام اپنی پاک تعلیم اور اس کے زندہ نتائج کے ساتھ اس وقت معمورۂ عالم میں ممتاز ہے۔ نرا دعوےٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کے ذریعہ اس سچائی کو ثابت کر دیا ہے اور کل مذاہب و ملل کو دعوت حق کر کے اسنے بتا دیا ہے فی الحقیقت اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور جسے ابھی تک شک ہو وہ میرے پاس آئے اور ان خوبیوں اور برکات کو خود مشاہدہ کرے مگر طالب صادق بنکر آئے نہ جلد باز معترض ہو کر“

(ملفوظات جلد سوم ص۱۲۹)

ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں"

اس اشتہار سے بھی ظاہر ہے کہ احمدیت کے قیام کی غرض و غایت محض یہ تھی کہ دنیا میں اسلام کی برکت و عظمت ظاہر ہو۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی

اس اشتہار میں حضور نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ترقی کرے گی۔ اسے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے کی توفیق ملے گی۔ چنانچہ حضور نے تحریر فرمایا کہ اس جماعت میں شامل ہونے والے افراد کو اللہ تعالےٰ:

"آپ اپنی روح سے قوت دیگا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پہلی پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

پیشگوئی کا ظہور

جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس پر آج تہتر برس گذر چکے ہیں۔ اس طویل عرصہ کا ایک ایک دن شاہد ہے کہ مندرجہ بالا پیشگوئی کس شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں احمدی اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر علیٰ وجہ البصیرت یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ فی الحقیقت احمدیت نے پیشگوئی کے مندرجہ بالا الفاظ کے عین مطابق "انکی زندگی میں ایک پاک تبدیلی پیدا کر دی" جس کی وجہ سے وہ قرآنی تعلیم اور اسلامی سیرت و کردار کا چلتا پھرتا نمونہ بن گئے۔ یہ نمونہ اتنا شاندار تھا کہ علامہ ڈاکٹر اقبال مرحوم جیسے مفکر بھی بے ساختہ یہ کہہ اٹھے کہ۔

"اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اسی جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں" (ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر)

تہتر برس کا یہ طویل عرصہ جماعت احمدیہ نے شدید مخالفتوں اور ابتلاؤں کے طوفانوں میں گذارا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ہر مشکل لمحہ میں اس کی مدد و نصرت فرمائی اور اس طرح یہ ثابت کر دیا کہ۔

"وہ خود اس کی آبپاشی کرتا ہے اور اسے نشوونما دیتا ہے"

اس جماعت کو اللہ تعالےٰ نے کس طرح اپنی برکات سے نوازا اور کس طرح اس کے ذریعے سے دنیا بھر میں اسلام کی شوکت و عظمت ظاہر ہوئی۔ اس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے معاندین بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ:۔

"ایشیا یورپ امریکہ افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے جو علم و عمل کے لحاظ سے عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ مگر تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ قادیانی بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں ..... جو شخص بھی ان لوگوں کے کارناموں کو دیکھے گا اور ان فتوحات کا پورا پورا اندازہ کرے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہ کر سکے" (اخبار الفتح قاہرہ)

غرض ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو احیائے اسلام کی جس تحریک کی بنیاد رکھی گئی تھی وہ ہر پہلو اور ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئی۔ اس کے شیریں ثمرات اسلام کی ترقی کے رنگ میں دنیا بھر میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ابھی تو ابتدا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ جلد ہی وہ وقت بھی آنے والا ہے جبکہ احمدیت کے ذریعے اسلام کی تمام روحانی اور معنوی قوتیں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوں گی اور دنیا بھر پر محیط ہو جائیں گی۔

قرارداد پاکستان

تحریک احیائے اسلام کے قیام کے ٹھیک اکاون برس بعد ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو بمقام لاہور برصغیر ہند و پاکستان کے مسلمانوں نے قائد اعظم کی راہنمائی میں قرارداد پاکستان منظور کی جس کے ذریعے سے انہوں نے اپنے لئے علیحدہ ایک وطن بنانے کا فیصلہ کیا جس میں وہ اسلامی ماحول اور فضا میں آزادی کے ساتھ اپنی روایات کو قائم رکھ سکیں اور ترقی کر سکیں۔ چنانچہ ۱۹۴۰ء میں جب لاہور کے منٹو پارک کے میدان میں مسلم لیگ نے قرارداد پاکستان منظور کی تو اس موقعہ پر قائد اعظم نے اپنے خطبۂ صدارت میں قیام پاکستان کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"کانگرسی ہائی کمان کی مرغوب جمہوریت کا صرف یہی مفہوم ہے کہ اسلام کی بہترین اور اعلیٰ اقدار کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے ...... اس کے بالمقابل ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مسلم عوام اپنی روحانیت۔ اپنے تمدن۔ معاشرت اور معاشی سیاسی اور سماجی تصورات کو اپنے عقائد اور اپنی فطرت کے تقاضوں کے مطابق پروان چڑھائیں"

(خطبۂ صدارت از قائد اعظم بر موقع اجلاس ۱۹۴۰ء)

قائد اعظم کے اس تاریخی خطبۂ صدارت کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ مطالبہ پاکستان کا اصل مقصد بھی دراصل اسلام کی ترقی اور سربلندی تھا اور یہ وہی مقصد ہے جس کے لئے اس زمانہ میں احمدیت کو قائم کیا گیا ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے ایک ہی ملک میں اور ایک ہی تاریخ کو ان دونوں تحریکوں کی بنیاد رکھنے کے لئے منتخب فرمایا۔ اس میں گویا یہ اشارہ کرنا مقصود تھا کہ یہ دونوں تحریکیں آپس میں گہرا تعلق رکھتی ہیں اور وہ پہلو بہ پہلو بڑھیں گی اور پھلیں پھولیں گی چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے کہ ایک طرف احمدیت کے ذریعے سے ساری دنیا میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں اور یہ آثار دن بدن زیادہ واضح اور نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔

اور دوسری طرف پاکستان کی اسلامی مملکت بھی تمام مشکلات اور نامساعد حالات کے باوجود ترقی خوشحالی اور فارغ البالی کی راہ پر گامزن ہے۔ دنیا پاکستان کو اسلامی تعلیمات کی ترویج کی ایک تجربہ گاہ قرار دے رہی ہے۔ اس تجربہ کی کامیابی کا انحصار مسلمانان پاکستان کے اعمال و کردار پر ہے تاہم الہٰی نوشتوں اور وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ اس یقین پر قائم ہے کہ درمیانی حالات خواہ کچھ بھی ہوں انجام کار فتح اسلام کو ہی حاصل ہو گی۔ اور اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ مبارک الفاظ انشاء اللہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے کہ:۔

"یقیناً سمجھو کہ ...... اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا اور اسلام فتح پائے گا ...... اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴)

والی بال کا دوستانہ میچ

ربوہ ۲۱ مارچ۔ اطلاع مظہر ہے کہ کل مورخہ ۲۰ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا کے درمیان والی بال کا ایک دوستانہ میچ ڈی مونٹ مورنسی کالج کی گراؤنڈ میں ہوا۔ جسے تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے ایک سخت مقابلہ کے بعد جیت لیا۔ سرگودھا کالج کے محمد نواز اور ظفر اللہ اور ربوہ کے غلام حسن اور غلام رسول آشنا کا کھیل قابل تعریف تھا۔

(بشیر احمد اختر سیکرٹری والی بال ٹیم)

چندہ وقف جدید اور درخواست دعا

جن احباب کرام نے سال رواں کا چندہ یکم جنوری سے ۲ فروری تک ادا کر دیا ہے ان سب کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کر دی گئی ہے۔

اسی طرح ۲۹ رمضان المبارک کو قرآن کریم کے اختتام پر ان سب احباب کے لئے مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد میں اعلان فرما کر دعا میں شامل فرمایا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور ہمارے تمام بہن بھائیوں کو جنہوں نے خدمت دین کے لئے چندہ عطا فرمایا دین و دنیا میں سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

۲۳ مارچ ـــــــ یوم پاکستان

مغربی پاکستان میں اصلاحات نظم و نسق ـ ۱

(از مکرم سید محمد اکرم شاہ صاحب)

موجودہ حکومت کی تمام تر پالیسیوں کو اگر ایک لفظ میں بیان کرنا مقصود ہو تو انہیں اصلاحات سے تعبیر کیا جا سکتا ہے زرعی اصلاحات، صحافتی اصلاحات، تعلیمی اصلاحات طبی اصلاحات اور معاشرتی اصلاحات سے لوگ واقف ہیں۔ دراصل یہ اصلاحات اتنی ہمہ گیر ہیں کہ انفرادی طور پر ان میں اب ندرت کا پہلو نہیں رہا کیونکہ ایک ترقی پذیر اور فلاحی مملکت میں منفعت بخش پروگرام اور پالیسیاں غیر معمولی چیزیں نہیں ہوا کرتیں۔

اب تک حکومت کئی ایک کمیشن قومی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اصلاحی تدابیر تجویز کرنے کے لئے مقرر کر چکی ہے۔ ان تمام اداروں نے حکومت کے نظم و نسق میں اصلاح کے لئے مختلف زاویوں سے بحث کی ہے۔ دسمبر ۱۹۵۸ء میں مقرر شدہ تعلیمی اصلاحات کے کمیشن نے اپنی رپورٹ کا پورا ایک باب اسی مضمون پر لکھا اور سات اہم تجاویز دیں۔ نومبر ۱۹۵۹ء میں طبی اصلاحات کا کمیشن قائم کیا گیا۔ اس نے بھی گیارہ تجاویز اسی سلسلہ میں پیش کیں۔ ان کے علاوہ مختلف کمیشنوں کی بہت سی تجاویز ایسی تھیں جو منطقی طور پر نظم و نسق پر اثر انداز ہونے والی ہیں۔ حتیٰ کہ پریس کمیشن نے بھی کئی ایسی باتیں کہی ہیں۔ جن کا مقصد نظم و نسق کے مطمح نظر میں خوشگوار تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ پولیس کمیشن اور تنخواہ و ملازمت کمیشن کی رپورٹیں ابھی حکومت کو موصول نہیں ہوئیں لیکن یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ان کا بھی نظم و نسق پر گہرا اثر ہوگا۔

صوبائی نظم و نسق کمیشن کی رپورٹ پر حکومت کے فیصلے مغربی پاکستان میں نظم و نسق کی اصلاحات کے سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم ہیں۔ یہ کمیشن فروری ۱۹۵۹ء میں مقرر کیا گیا تھا اور وسیع پیمانہ پر دوروں، ملاقاتوں اور مطالعہ کے بعد اس نے فروری ۱۹۶۰ء میں اپنی رپورٹ مرتب کرلی۔ یہ رپورٹ ایک سو گیارہ تجاویز پر مشتمل تھی ۲۳ رجولائی ۱۹۶۰ء کو صدارتی کابینہ نے ان تجاویز پر اپنے فیصلے مکمل کرنے کے معاً بعد حکومت مغربی پاکستان نے ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کی۔

نظم و نسق میں اصلاحات کا ایک مقصد عوام کے لئے سرکاری اداروں میں رسائی کو سہل بنانا ہے۔ اسی مقصد کے لئے ہی نظم و نسق کی علاقائی وحدانیوں میں بعض اہم رد و بدل کئے گئے ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ سرگودھا ڈویژن کا قیام ہے۔ اس ڈویژن میں شامل شدہ اضلاع میں سے جھنگ اور لائلپور اپنے سابقہ ڈویژن کے صدر مقام ملتان سے علی الترتیب ۹۰ (نوے) اور ۱۰۸ (ایک سو آٹھ) میل دور تھے۔ اس کے علاوہ سرگودھا ڈویژن کے یہ دو اضلاع اور دیگر دو اضلاع شاہ پور اور میانوالی آپس میں مواصلاتی اور معاشرتی روابط کے لحاظ سے ایک دوسرے کے اجزاء لاینفک ہیں۔ سرگودھا ڈویژن کا قیام ایک صدارتی حکم کے ماتحت عمل میں لایا گیا تھا۔

ایسے ہی حکم کے ماتحت بنیر۔ مہمند مالاکنڈ کرم اور وزیرستان کی دو ایجنسیوں شمال مغرب کے قبائلی علاقوں، اضلاع ڈھوب دلورالائی سبی ضلع کے مری بگٹی علاقہ اور تحصیل کوہلو اور جیکب آباد ضلع کی تحصیل دل بندیں کو عام نظم و نسق کے ماتحت لایا گیا ہے تاکہ یہ علاقے بھی مغربی پاکستان کے دیگر علاقوں کی طرح ایک ترقی پسند انتظامیہ کے فوائد سے مستفید ہو سکیں۔

کراچی کا نیا نظام بھی علاقائی رد و بدل کی ایک اہم کڑی ہے اگرچہ کراچی کو قومی زندگی میں ایک غیر معمولی مقام حاصل ہے۔ لیکن جغرافیائی لحاظ سے وہ مغربی پاکستان ہی میں واقع ہے۔ صدارتی کابینہ نے ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک درمیانی راہ یہ نکالی کہ کراچی اور ملحقہ علاقوں کو بدستور مرکزی حکومت کے ماتحت رکھا لیکن کراچی کے نظم و نسق کو مغربی پاکستان کے نظم و نسق سے قریب تر کر دیا۔ چنانچہ گورنر مغربی پاکستان کو کراچی مرکزی علاقہ کے لئے صدر کا ایجنٹ مقرر کیا گیا اور مقدم الذکر کو اس علاقہ میں وہی اختیارات دئے گئے ہیں جو اسے مغربی پاکستان میں بطور گورنر حاصل ہیں۔ ساتھ ہی ٹھٹھہ ضلع کے ۳۷ گاؤں اور لسبیلہ ضلع اسی مرکزی علاقہ میں ضم کر دئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ کراچی ہی سے زیادہ آسانی سے زیر انتظام آسکتے ہیں۔

اصولی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ انتظامیہ کو عمودی خطوط پر زیادہ سے زیادہ اختیارات دئے جائیں تاکہ عوام اپنے مسائل کے حل کرانے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ بھٹکنے میں پریشان نہ ہوں۔ فی الحقیقت مختلف حکام کو موجودہ رولز میں دئے ہوئے اختیارات کے علاوہ بہت سے انتظامی اور مالی اختیارات دئے گئے تھے۔ لیکن صدارتی کابینہ کے سامنے یہ بات بالکل واضح تھی کہ یہ سارے اختیارات موجودہ حالات کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے چنانچہ انتظامی سیکرٹریوں اور ملحقہ محکموں کے سربراہوں کو کہا گیا کہ اس تمام صورت حال کا جائزہ لیں اور اپنی تجاویز حکومت کو پیش کریں یہ تجاویز موصول ہو رہی ہیں۔ اس اثنا میں تمام متعلقہ حکام کو واضح ہدایات دی گئی ہیں کہ ان کے ماتحت حکام کو دئے ہوئے اختیارات کو وہ کم کرنے یا ہاتھ میں لینے سے قطعی اجتناب کریں۔ حکومت نے اور ہدایات بھی جاری کی ہیں۔ جن کا مقصد کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو مختلف محکموں میں باہم آہنگی پیدا کرنے کے فرائض کو متعین کرنا اور انہیں بخوبی سرانجام دینے کو آسان بنانا ہے۔ ان ہدایات سے ایک ایسی فضا وجود میں آئے گی کہ جہاں تعمیری محکمے بغیر تضیع وقت کے ایک دوسرے کے کام میں رابطہ پیدا کر سکیں گے۔ اور زور امن و تحفظ سے زیادہ تر ترقیاتی کاموں پر ہوگا۔

بجٹ کی ترتیب و تدوین انتظامیہ کے ہاتھوں میں ایک قوی ہتھیار ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نئے بجٹ کے اعلان کا انتظار ہر جمہوری ملک میں بڑی بے تابی سے کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں۔ خصوصاً صوبائی سطح پر۔ بجٹ ایک بے معنے چیز ہو کر رہ گئی تھی اور عوام حساب و کتاب کے گورکھ دھندوں میں ہی پھنس کر رہ جاتے تھے۔ ابتدائی قدم کے طور پر اب ترقیاتی خرچ کی ایک واضح اور جامع تعریف وضع کی گئی ہے اور نتیجتاً ہر خاص و عام اب یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ خرچ کا کتنا حصہ اقتصادی ترقی پر اور کتنا حصہ دیگر ضروریات پر خرچ کیا جاتا ہے یہ ایک کام کی اصلاحات کے برابر ہے کیونکہ اس سے ہمارے سادہ لوح عوام پیشہ ور سیاست دانوں کے فریب سے آگاہ ہو سکیں گے۔ پھر بجٹ سازی کو ایک ایسا عمل بنایا گیا ہے کہ جو پورے مالی سال کے دوران میں جاری رہنے تھا۔ اس کا نتیجہ خرچ آمد اور تخمینہ میں زیادہ صحت مندی پیدا کرتا ہوگا۔

اب سیکرٹیریٹ کے تمام محکموں میں سیکشن افسروں کی اسکیم نافذ کر دی گئی ہے عوام کے لئے اس اسکیم کی اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ معاملات کو طے کرنے کے عرصہ میں ایک اچھی خاصی کمی آجاتی ہے۔

اس سلسلہ میں ایک تجربہ کار منتظم مسٹر ایرک فرینکلن کی رائے کا حوالہ دینے ہی پر میں اکتفا کروں گا۔ یہ رائے انہوں نے ۱۹۵۸ء میں جبکہ حکومت پاکستان کے اسٹیبلشمنٹ افسر تھے۔ مغربی پاکستان کے انتظامی کونسل کی انتظامی کمیٹی کو پیش کی مسٹر ایرک نے کہا تھا:۔

> اگر ہم یہ تصور کریں کہ ایک فائل موجودہ حالات میں کلرک کے پاس دو دن اسسٹنٹ کے پاس چار دن اور سپرنٹنڈنٹ کے پاس دو دن۔ کل آٹھ دن تک رہ جاتی ہے تو ہم اس عرصہ کا آدھا بچا سکیں گے اگر کلرک اور برانچ کے افسر کے درمیان صرف ایک مرحلہ رکھا جائے۔ ہم کسی ایسے نظام کی ضرورت کو سمجھ نہیں سکتے جہاں اتنے زیادہ کارکن ایک فائل کو چلانے کے لئے موجود ہوں۔ ایک ذمہ دار افسر تک فائل کو پہنچانے کے لئے وقت ضائع کرنے کے تین مراحل نہیں ہونے چاہئیں۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

درخواستِ دُعا

میرے برادر نسبتی عزیزم رشید احمد صاحب طاہر ابن مکرم و محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی حال ہی میں بسلسلہ ملازمت نیروبی مشرقی افریقہ گئے ہیں۔ بزرگان اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی دینی و دنیوی بہتری کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عطاء الکریم شاہد ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سیکریٹریٹ میں تجربہ سے معلوم ہوا ہے سر ایرک فرینکلن کے خیالات کلیتہً درست تھے۔ یہ اسکیم اب تفصیلات طے کرنے کے بعد کمشنروں اور ملحقہ محکموں کے سربراہوں کے دفاتر میں نافذ کی جائے گی۔

ایک اور قابل قدر اصلاح یہ ہے کہ درجہ چہارم کے کارندوں کا تناسب افسروں کے لئے ایک معقول بنیاد پر مقرر کیا گیا ہے چپڑاسیوں اور جمعداروں کے قسم کی ملازمتیں ایک غیر ملکی حکومت کی پیداوار ہیں اور سرکاری خزانہ سے جو خرچ ان پر کیا جاتا ہے اسی تناسب سے وہ کوئی نفع مند کام نہیں ہے ہمارے ملک میں غیر ملکی حکمرانوں کے اس ترکہ کو نہ صرف برقرار رکھا گیا تھا بلکہ اسے کروفر کا ایک ذریعہ بنایا گیا تھا۔ دوسری طرف یہ چھوٹے کارکن حکومت کے افسروں اور عوام کے درمیان آزادانہ میل ملاپ میں بڑی رکاوٹ تھے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ تو نہیں کیا گیا کہ اس نظام کو مکمل طور پر اڑا دیا جائے۔ لیکن یہ بہت ضروری تھا کہ ان ملازمین کی تعداد معقولیت کی حدود کے اندر رکھا جائے۔ چنانچہ سیکرٹریٹ میں اس پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے اور وہاں افسروں کے ساتھ وابستہ چپڑاسیوں اور جمعداروں کی تعداد میں بہت کمی کر دی گئی ہے

محکمہ مال کے کارکردگی کے طریقوں میں آسانی پیدا کرنے کے لئے کئی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ اس محکمہ کے حکام کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ غیر منقولہ جائدادوں میں حقوق کے فیصلے خود کر لیا کریں اور فریقین کو دیوانی عدالتوں میں بھیجنے سے حتی الامکان گریز کریں تاکہ اس قسم کے معاملات جلد طے ہو جایا کریں۔

سطحی طور پر سرکاری کاغذوں اور فائلوں پر جن طریقوں سے غور کیا جاتا ہے اور جس طرح انہیں محفوظ رکھا جاتا ہے وہ شاید عوام کی دلچسپی کا باعث نہ ہوں لیکن درحقیقت یہ باتیں بہت اہم ہیں کیونکہ یہ باتیں صحیح فیصلوں سے بہت قریبی تعلق رکھتی ہیں۔ حکومت نے اب تنظیم اور طریقوں کے ادارہ کے نام سے ایک ایسا ادارہ قائم کیا ہے۔ جس کا کام یہ ہوگا کہ وہ سرکاری دفاتر کے طریق عمل کا مسلسل جائزہ لیتا رہے۔ اور وقتاً فوقتاً اصلاحی تدابیر اختیار کرتا رہے یہ ادارہ ایک انتظامی لیبارٹری ہوگی۔ اس سے قبل اس ادارہ کا وجود ایک چھوٹی سی برانچ تک محدود تھا۔ لیکن اب اسے بڑھا کر تین سیکشنوں کی شکل دی گئی ہے اور ایک جائنٹ سیکرٹری کے سپرد کیا گیا ہے۔ ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے اور جلد یہ ادارہ اپنا کام شروع کر دے گا۔

انتظامیہ کی اصلاحات کی یہ مختصر سی فہرست نامکمل ہی ہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی حکومت کی پالیسیوں اور فیصلوں نے انتظامیہ کے ہر گوشہ میں عمل اور ردعمل کا ایک تسلسل پیدا کر دیا ہے اور یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ہم اب ایک ایسے انتظامیہ کو پالیں گے جو فکری طور پر باشعور عوام کے جذبات سے تاثیر پذیر اور قانون کا پابند ہوگا۔ یہ بہت ہی بڑا انقلاب ہے

احمدیہ کالج گھٹیالیاں کے لئے عطیہ جات

(از مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ۔ جانگریاں مانگا۔ ضلع سیالکوٹ چند دن ہوئے۔ تشریف لائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مکرم مولوی منشی خانصاحب معلم اصلاح وارشاد بسلسلہ چندہ کالج گھٹیالیاں ہماری جماعت میں آئے۔ آپ مسجد احمدیہ میں چندہ کی اپیل کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور میں ان کے سامنے بیٹھا تھا۔ اس وقت مجھ پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت مسجد میں بجائے مولوی منشی خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام چندہ کالج گھٹیالیاں کی تحریک فرما رہے ہیں۔ احباب اس کشف سے اندازہ لگائیں کہ گھٹیالیاں کالج کے لئے چندہ کی اپیل کتنی بابرکت ہے۔

(۲) ہماری جماعت شہر سیالکوٹ کے میاں عبدالرحیم صاحب کے صاحبزادہ کا وظیفہ منظور ہوا ہے اور اس کو پہلی دفعہ ۱۵/- روپے وظیفہ ملا۔ وہ بچہ میرے پاس مسجد میں آیا اور اس وظیفہ کی رقم میں سے ۵/- روپے چندہ کالج گھٹیالیاں کے لئے پیش کیا۔ اس بچہ کا اخلاص کس قدر قابل صد تحسین ہے۔ اور یہ اس بات کی یقینی دلیل ہے کہ ہمارا کالج گھٹیالیاں ہر طبقہ میں کس قدر مقبولیت عام حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو خدمت خلق کا بہترین مرکز بنائے اور اس بچہ کی عمر میں برکت دے۔ اور اس کو نیک اور خادم دین بنائے آمین۔

جلسہ سالانہ کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے اس کالج کی امداد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اولاد میں برکت دے۔ اور ان کو اس قربانی کا بہترین اجر دیوے۔ آمین۔

(۱) چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب جہانیاں ضلع ملتان ۱۱۰۰/- ۱۰۰/- النقد ۱۰۰۰/- وعدہ مارچ ۶۲ء
(۲) میاں مبارک علی صاحب لائلپور ۱۰۰۰/- ۳۰۰/- نقد ۷۰۰/- دعدہ دو اقساط
(۳) میاں اکبر علی صاحب لائلپور ۱۰۰/- روپیہ
(۴) میاں اصغر علی صاحب۔ لائلپور ۱۰۰/- روپیہ
(۵) مولوی محمد اسحٰق صاحب۔ دفتر تحریک جدید ربوہ ۱۰۰/- النقد
(۶) قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ ۱۰۰/-

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس خدمت خلق کے ادارہ کی طرف توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دینے والا ہے۔

مکرم مولوی ممتاز احمد صاحب مربی سلسلہ (مشرقی پاکستان) کا انتقال

مشرقی پاکستان انجمن احمدیہ کے بنگلہ اخبار "احمدی" کی تازہ اشاعت سے یہ افسوسناک خبر ملی کہ مکرم مولوی ممتاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ متعینہ مشرقی پاکستان ۶۶ سال کی عمر میں اپنے وطن رقیع بڑاگاؤں ضلع سلہٹ میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مولوی ممتاز احمد صاحب تحریک خلافت اور اس کے بعد مسلم لیگ میں بڑے سرگرم کارکن تھے۔ قبول احمدیت کے بعد اپنے آپ کو وقف کر کے سلسلہ کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ قرآن شریف کا بنگلہ ترجمہ آپ کے سپرد تھا۔ جس کا بہت سا حصہ آپ مکمل کر چکے تھے۔ آپ ایک نڈر مبلغ تھے اور سلسلہ کی خاطر تنگی کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپ کی وفات سے مشرقی پاکستان کی جماعت احمدیہ میں ایک ناقابل تلافی خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس خلا کو پر کرے اور مولوی صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین آپ کے بڑے صاحبزادے مکرم مولوی فاروق احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ جماعت چٹاگانگ میں متعین ہیں۔ (محمد بشیر احمد سابق جنرل سیکرٹری مشرقی پاکستان انجمن احمدیہ)

۱۔ پاکستان آرمی ریگولر کمیشن

اکتیسواں پاکستان ملٹری اکیڈمی لانگ کورس۔ ابتدائی انٹرویو پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ کراچی۔ ڈھاکہ و راجشاہی۔ تحریری امتحان۔ میڈیکل۔ انٹرویو انٹر سروسز سلیکشن بورڈ وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۲۰/- ماہوار۔

شرائط۔ پاکستانی۔ غیر شادی شدہ۔ ۴/۶۲ کو عمر ۱۷ تا ۲۲۔ تاریخ پیدائش مابین ۴/۴۰ ۳۰ و ۴/۴۵ ۳۰ سینئر کیمبرج یا انٹر میڈیٹ۔

فارم درخواست دفاتر رکروٹنگ افسران دفاتر روزگار اور کالجوں سے حاصل ہوں۔ مکمل درخواست بنام اے جی برانچ پی ایم ۳ (اے) جی ایچ کیو۔ راولپنڈی ۳۰ ۴/۶۲ تک۔ (بحوالہ پوسٹر شائع کردہ ایڈجوٹنٹ جنرل پاک آرمی)

۲۔ ڈرافٹس مین پی ڈبلیو آر

اسامیاں ۲۸۔ تنخواہ ۱۲۵/- تا ۲۲۵/- گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔

شرائط۔ ڈرافٹس مین سرٹیفکیٹ یا اوورسیر سرٹیفکیٹ یا ڈپلومہ این ای ڈی کالج کراچی عمر ۳/۶۲ کو ۱۸ تا ۳۰۔

درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سندات مجوزہ فارم میں بنام ڈپٹی جنرل مینجر پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرس آفس ایمپریس روڈ ۳/۶۲ ۳۱ تک۔ (اپ ۱۸ ۳/۶۲)

(ناظر تعلیم ربوہ)

۱۔ الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا قومی فرض ہے!

۲۔ دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

(مینیجر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۵۸:- میں مبارکہ بیگم زوجہ حافظ اللہ دین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت ماہوار آمد کوئی نہیں البتہ مندرجہ ذیل جائیداد منقولہ ہے۔ ۱۔ حق مہر پانچ سو روپیہ بذمہ شوہر خود -/۵۰۰ ۲۔ مشین سلائی قیمتی ڈیڑھ سو روپیہ صرف -/۱۵۰ ۳۔ تلکا قیمتی ایک سو سولہ روپیہ -/۱۱۶ ۴۔ زیور طلائی کانٹے ۱ تولہ۔ مچھے ۱ تولہ ہار کچھا کل ۱/۲ ۳ تولہ کل ۱/۲ ۵ تولہ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے سات سو روپیہ ہے۔ ۵۔ زیور نقرئی پازیب ایک جوڑی اس کی موجودہ قیمت گیارہ روپیہ ہے ۶۔ ایک دیگ کلاں مع ڈھکنا جو اس وقت میری بہن کے پاس ہے اور میری اپنی ملکیت ہے اور دو گھڑے لوہے کے ڈھکنوں سمیت ان سب کی قیمت تین سو روپیہ ہے یہ اشیاء اس وقت میرے قبضہ میں نہیں ہے بلکہ میری بہن کے قبضہ میں ہیں۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ اس وقت میرے پاس کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی اس تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات پر جو میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس سب کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو وہ رقم بوقت حساب مجرا کی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:- دستخط مبارکہ بیگم

گواہ شد:- دستخط حافظ اللہ دین خاوند موصیہ

گواہ شد:- علی محمد بقلم خود

گواہ شد:- قریشی عطاء الرحمن سیکرٹری وصایا لوکل انجمن احمدیہ قادیان ۱۱/۹/۶۰ء

نمبر ۱۳۲۵۹:- میں عبد الستار خاں ولد مکرم نصیب خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ کاشتکار عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ۱۔ ۱/۲ ۸۷ گونٹھ زمین ساڑھے تین ایکڑ بارانی جس کی قیمت اس وقت -/۳۷۵۰ روپے ہے اور ایک مکان کچا قیمتی -/۵۰۰ روپیہ موضع پنکال ڈاکخانہ نیا پٹہ ضلع کٹک میں واقع ہے کل مبلغ -/۴۲۵۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۲۔ میرا گزارہ اس وقت مذکورہ بالا زمین پر ہے میں اس کی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے تمام ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرماوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ المرقوم قریشی محمد شفیع عابد کارکن دفتر تحریک جدید قادیان

العبد:- دستخط عبد الستار خاں ولد نصیب خاں حال وارد قادیان ۴/۱/۶۱ء

گواہ شد:- سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کوٹ پلہ ۴/۱/۶۱ء

گواہ شد:- فتح محمد محرر نظارت بیت المال آمد

نمبر ۱۳۲۶۱:- میں عبد الحمید ولد محمد عثمان صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن اونکور ڈاکخانہ اونکور ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) ایک پختہ مکان واقع اونکور ۲۵۰۰-۰۰

(۲) ۲۴ ایکڑ زمین کاشت ۲۰۰۰-۰۰

۵۰۰۰-۰۰

میری اپنی جائیداد قیمتی -/۵۰۰۰ مبلغ چار ہزار پانچسو روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

خاکسار تجارت کرتا ہے اوسط ماہوار آمدنی -/۱۰۰ روپیہ ہو جاتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد:- عبد الحمید احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اونکور ۱۶/۱۱/۶۰ء

گواہ شد:- محمد قاسم احمدی پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ اونکور ۱۶/۱۱/۶۰ء

گواہ شد:- فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ ۱۶/۱۱/۶۰ء

نمبر ۱۳۲۶۲:- میں محمد ادریس ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میں اپنی والدہ صاحبہ محترمہ کی طرف سے قائم کردہ کارخانہ ۱ بیڑی فیکٹری میں کام کرتا ہوں اور بطور معاوضہ -/۱۲۵ روپے ماہوار اٹھاتا ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میری آمد میں اضافہ ہو یا کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گا نیز میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی انجمن وارث ہوگی اور جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں وہ میری وصیت سے منہا ہوگی۔

العبد:- محمد ادریس احمدی

گواہ شد:- محمد امام غوری احمدی کارخانہ بیڑی ۱ مارک یادگیر علاقہ میسور

گواہ شد:- محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر سیکرٹری بیت المال جماعت احمدیہ یادگیر

نمبر ۱۳۲۶۵:- اختر حسین امیر ولد خضر محمود صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت اگست ۱۹۲۳ء ساکن شموگہ۔ ڈاکخانہ شموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں کرانے کا بیوپار کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اس ماہوار آمد پر ہے جو مجھے اس وقت دو صد روپیہ ماہوار بیوپار سے حاصل ہوتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد خاکسار اختر حسین امیر کرانہ مرچنٹ گاندھی بازار شموگہ

گواہ شد:- سراج الحق انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان حال وارد شموگہ ۱۸/۷/۶۱

گواہ شد:- محمد ولی الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شموگہ ۱۸/۷/۶۱

نمبر ۱۳۲۶۷:- میں عبد اللطیف احمدی ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب احمدی قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے والد محترم سیٹھ عبد الحی صاحب کی طرف سے ان کے قائم کردہ کارخانہ ۲ مارک بیڑی فیکٹری میں کام کرتا ہوں اور -/۱۵۰ روپیہ ماہوار اٹھاتا ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میری آمد میں اضافہ ہو۔ یا کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی انجمن وارث ہوگی۔ اور جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں۔ وہ میری وصیت سے منہا ہوگی۔ فقط

العبد:- محمد عبد اللطیف احمدی کارخانہ ۲ مارک بیڑی فیکٹری یادگیر مورخہ ۸ اگست ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔

گواہ شد:- محمد اسمٰعیل وکیل ہائیکورٹ یادگیر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ میسور اسٹیٹ۔

گواہ شد:- محمد عبد الحی احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر ۲ مارک بیڑی فیکٹری یادگیر گلبرگہ علاقہ میسور

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر ــــ مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد ــــ دکن

مسز کینیڈی کا پرجوش استقبال (بقیہ صفحہ اول)

ہوئے تھیں۔ آپ کی ہمشیرہ بھی ہمراہ تھی۔ بعد ازاں صدر نے معزز مہمان کا گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان سے تعارف کرایا پھر امریکی سفیر نے مسز کینیڈی کا استقبال کیا۔ ایک ننھی بچی نے مسز کینیڈی کو ایک گلدستہ پیش کیا۔

بعد ازاں مسز کینیڈی کا غیر ملکی سفیروں اور اعلیٰ افسروں سے تعارف کرایا گیا۔ ان میں بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ، لیفٹیننٹ جنرل رانا اور حکومت مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری سید فدا حسن بھی شامل تھے۔

اس کے بعد مسز کینیڈی اس طرف گئیں جہاں لاہور میں رہنے والے امریکی باشندے کھڑے تھے ان کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔ ایک امریکی بچہ زمزمہ کا ایک مجسمہ ہاتھوں میں لئے ہوئے تھا۔ اس نے یہ تحفہ مسز کینیڈی کو پیش کیا۔ مسز کینیڈی نے کئی امریکی باشندوں سے تھوڑی دیر تک بات چیت کی۔ امریکی باشندوں سے ملاقات کے بعد مسز کینیڈی، گورنر ہاؤس جانے کے لئے ایک ہلکے سبز رنگ کی کار میں سوار ہوئیں۔ آپ کے ایک طرف صدر ایوب اور دوسری جانب گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان بیٹھے ہوئے تھے جب کار روانہ ہوئی تو ہوائی اڈے کے باہر دو رویہ کھڑی گرل گائیڈز اور بلیو برڈز نے معزز مہمان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ لڑکیاں پرچم بھی اٹھائے ہوئے تھیں۔ اور انہوں نے "مسز کینیڈی زندہ باد" کے نعرے لگائے۔

ہوائی اڈے سے گورنر ہاؤس تک چار میل طویل راستہ امریکہ اور پاکستان کے پرچموں سے سجا ہوا تھا اور معزز مہمان کی ایک جھلک کے لئے ہزاروں شہری دو رویہ کھڑے تھے۔ راستے میں کئی مقامات پر سکولوں کے بینڈ نغمہ سرائی کر رہے تھے مسز کینیڈی ہاتھ ہلا ہلا کر سڑک کے دو رویہ کھڑے شہریوں کی تالیوں کا جواب دے رہی تھیں ٭

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید دوا

تریاقِ معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید زود اثر اور کامیاب دوا ہے ● کھانا ہضم کرتا ● بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے ● ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ صرف۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

اگر آپ کوئی لمیٹڈ کمپنی بنوانے کی

ضرورت

ہو تو

ہمارے دیرینہ تجربہ اور صحیح علم سے فائدہ اٹھائیں تاکہ آپ غیر ضروری اخراجات، بلاوجہ دقت اور غیر معمولی تاخیر سے محفوظ رہیں۔ فوری ضرورت کے وقت ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۰۸ کے ذریعہ رابطہ پیدا کر سکتے ہیں۔

انشاء اللہ خان اینڈ کو، آڈیٹران، تھارنٹن روڈ رتن باغ لاہور

"ایک بیلدار کی ضرورت ہے"

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک ایسے کارکن کی ضرورت ہے جو پھولدار پودوں اور درختوں وغیرہ سے تھوڑا بہت واقفیت رکھتا ہو اور رات کو دفتر کی چوکیداری بھی کر سکے۔

خواہشمند احباب امیر/پریذیڈنٹ مقامی اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیقی چٹھی ہمراہ لائیں۔ اور انٹرویو کے لئے مورخہ ۲۸/۳/۶۲ بوقت ۵ بجے شام رپورٹ کریں۔ سفر خرچ کی ذمہ داری درخواست دہندہ پر ہوگی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خوبصورت آنکھوں کے لئے خوبصورت تحفے

سُرمہ حور

آنکھوں کی صفائی۔ نظر کی تیزی اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بے نظیر۔

چھوٹی شیشی آٹھ آنے۔ بڑی شیشی ایک روپیہ

حور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت۔ دلکش اور جاذبِ نظر بناتا ہے۔ بچوں کی معصوم آنکھوں کے لئے پیاری شے۔

فی شیشی آٹھ آنے۔ بڑی شیشی ایک روپیہ

نور دواخانہ۔ آبادی اچھرہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

ایک ٹیکنیکل پوائنٹ

آپ چھ پیکٹ "اکسیر اپھارہ" خریدیں گے تو قیمت ۴/۵۰ روپے ہوگی لیکن اگر آپ ۵/۵۰ روپے ادا کریں تو ۶ پیکٹ مزید خریدے جا سکتے ہیں کیونکہ ایک درجن اکٹھے خریدنے پر ۳۳ فیصد کمیشن دیا جاتا ہے۔ یہ دوا شفتل اور برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جانوروں کو پیدا ہونے والے مہلک اپھارہ کے لئے نہایت مفید اور کامیاب دوا ہے۔ خصوصاً جانوروں کو چھری اور ٹروکار سے خراب کرنے کے بجائے یہ دواء استعمال کریں۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے۔ تفصیلات مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

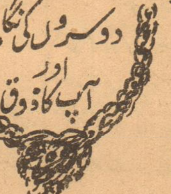

فرحت علی جیولرز ۳۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور — فون نمبر ۲۶۲۲۳

ضروری اعلان

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ نے ایک حکمنامہ کے ذریعہ (ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی سفارش پر) اعلان فرمایا ہے کہ

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی حدود میں موٹر گاڑیوں (کاروں۔ بسوں اور ٹرکس) کی رفتار کی حد زیادہ سے زیادہ حسب ذیل مقرر کی جاتی ہے۔

پکی سڑک پر	۱۵ میل فی گھنٹہ
کچی سڑکوں پر	۱۰ میل فی گھنٹہ

اس کی خلاف ورزی قابل تعزیر جرم متصور ہوگی۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

"نور کاجل استعمال کیا گکرے جاتے رہے"

محترم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال تحریر فرماتے ہیں:-

"اب تو بازار میں نئے نئے ناموں سے جعلی کاجل نکل آئے ہیں لیکن جو خوبی آپ کے جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ نور کاجل میں ہے وہ کسی میں نہیں میری بچی امۃ الحی سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں گکروں کی وجہ سے ازحد خراب ہو چکی تھیں بلکہ ایک آنکھ پر مستقل داغ بن گیا تھا نور کاجل کے متواتر استعمال سے نہ صرف گکرے دور ہوئے بلکہ وہ داغ بھی مٹ کر پوری طرح صحت یاب ہو گئیں میرے گھر میں بیگم اور بچے بلکہ میں خود بھی "نور کاجل" متواتر استعمال کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ" قیمت سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

ہمدرد ونسواں (حبوب اٹھراء) مرض اٹھرا کی بے نظیر دواء۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ